کافراور مرتد سے متعلق 21 فتاویٰ جات

- مرتد کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے؟
- مرتد سے تحفہ لینا کیسا؟
- انڈیا دار الحرب ہے یا دار الاسلام؟

اس کے علاوہ بھی اور بہت کچھ۔۔۔

مرتب وطالب العلم: عبد الماجد ظہور عاصِم عطاری
قادری جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار واٹر سپلائی روڈ
سرگودھا

کافر کے لیے ایمان پر خاتمہ کی دعا کرنا

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-509

تاریخ اجراء: 28 جمادی الاخری 1443ھ /01 فروری 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کسی کافر یا مرتد کے لئے اس طرح دعا کرنا کیسا ہے ؟ کہ اے اللہ: اس کا خاتمہ ایمان پر فرمانا۔

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

"اے اللہ اس کا خاتمہ ایمان پر فرمانا" کا مطلب ہے کہ اے اللہ اسے ہدایت عطا فرما، اسے ایمان نصیب فرما ،تو کافر کے لئے اس طرح کی دعا کرنا جائز ہے، البتہ جو کافر، کفر پر مر چکا، اس کے لئے مغفرت کی دعا کرنا، جائز نہیں ہے کہ یہ کفر ہے۔

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مرتد سے تحفہ لینا کیسا؟

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-465

تاریخ اجراء: 21 جمادی الاخری 1443ھ / 25 جنوری 2022ء

دار الافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کافر (جو پہلے مسلمان تھا پھر کافر ہو گیا، اس) سے تحفہ لینا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جو شخص مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو جائے اس کو مرتد کہتے ہیں اور اس کے احکام کافر اصلی سے بھی سخت ہیں۔ مرتد سے کسی قسم کا تعلق رکھنا جائز نہیں۔ اور تحفہ لینا تو تعلق کو گہرا کرنا ہے، لہذا مرتد سے تحفہ لینا جائز نہیں ہے۔

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کرسچن کے ساتھ مسلمان کا دوستی کرنا اور کھانا کھانا

فتوی نمبر: WAT-141

تاریخ اجراء: 02ربیع الاول1443ھ /09اکتوبر2021ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

میرا ایک کرسچن دوست ہے کیا اس کے ساتھ میں کھانا کھا سکتا ہوں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

کافر کو دوست بنانا شرعاً منع ہے اور اس کے ساتھ کھانا کھانے کی اجازت نہیں ہے۔

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کافر کے سلام کا جواب کس طرح دیا جائے؟

مجیب: مفتی ھاشم صاحب مدظلہ العالی

فتوی نمبر: Lar:6147

تاریخ اجراء: 27صفر المظفر 1438ھ/28نومبر 2016ء

دَارُالاِفْتَاء اَہلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر کافر سلام کرے تو اس کا جواب کس طرح دیا جائے؟ اور اس میں ذمی وحربی کافر میں کچھ فرق ہے یا دونوں کا ایک حکم ہے؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ہمارے زمانے میں تمام کفار حربی ہیں اور حربی کافر کو بلاخوفِ فتنہ جوابِ سلام دینے کی اجازت نہیں البتہ جواب نہ دینے میں اگر کسی فتنہ کا خوف ہو تو جواب دے سکتے ہیں مگر جواب میں الفاظ مروجہ جن میں نہ سلام ہو نہ اس کی تعظیم، مثلاً جناب، صاحب یافقط ہاتھ ہلادینا وغیرہ سے اگر کام چلتا ہو تو فقط اتنے الفاظ ہی کہے جائیں، ورنہ وہ اکیلا ہو تو جواباً فقط علیک یا وعلیک'' کہہ دیں اور اگر زیادہ ہوں تو'' علیکم''یا''وعلیکم'' کہہ لیں اور اگر اسقدر پر اقتصار میں بھی فتنے کا خوفِ صحیح ہو تو جواباً اس کے فرشتوں کی نیت سے وعلیکم السلام کہہ سکتے ہیں۔

رہا ذمی کافر تو اسے بلاخوف فتنہ بھی جواب سلام دینا چاہیے کہ اس کو جواب نہ دینے میں اسے ایذا دینا ہے اور ذمی کو ایذا دینا شرعاً ممنوع ہے جبکہ جواب دینا احسان ہے اور ذمی پر احسان مستحب ہے البتہ اس کے جواب میں بھی وہ ہی الفاظ علیک یا وعلیک''اور زیادہ کے لئے'' علیکم''یا''وعلیکم'' کہنے ہوں گے یا فرشتوں کی نیت سے پورا جواب بھی دے سکتے ہیں۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

قادیانیوں سے میل جول رکھنے کے احکام

مجیب: مولانا نوید چشتی زید مجدہ

مصدق: مفتی قاسم صاحب مدظلہ العالی

فتوی نمبر: Pin:4862

تاریخ اجراء: 16محرم الحرام1438ھ/18اکتوبر2016ء

دَارُالاِفْتَاءاَہْلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ قادیانیوں سے میل جول رکھنا اور ان کی غمی خوشی میں شرکت کرنا اور ان کو اپنی غمی خوشی میں شریک کرنا شرعاً کیسا ہے؟ نیز قادیانی سے بچوں کو پڑھانا اور اس سے تعلیم حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

سائل: غلام ربانی عطاری (کوٹلی، آزاد کشمیر)

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قادیانی مرزا غلام احمد کذاب کو نبی ماننے اور اس طرح کے کئی کفریہ عقائد کی وجہ سے کافر و مرتد ہیں، ان میں سے کسی شخص کے ساتھ میل جول رکھنا اس کے ساتھ کھانا پینا، تعلق رکھنا، اس کی غمی خوشی میں شریک ہونا یا اس کو اپنی غمی خوشی میں شریک کرنا ناجائز و حرام ہے۔ اسی طرح ان میں سے کسی کو استاذ بنانا یا بچوں کو ان سے پڑھوانا بھی ناجائز و حرام ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

غیر مسلم سے اس کے تہوار پر تحفہ لینا

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2682

تاریخ اجراء: 17 شوال المکرم 1445ھ / 26 اپریل 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر غیر مسلم کسی مسلمان کو کرسمس یا ایسٹر کے تحائف دے تو کیا مسلمان وہ قبول کر سکتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

غیر مسلموں کے تہوار کے موقع پر، ان سے تحائف وصول کرنا منع ہے کہ یہ ایک طرح سے ان کے اس تہوار میں شرکت ہے۔

چنانچہ فتاوی شارح بخاری میں سوال ہوا کہ: "ہندو کے یہاں کا تیوہار وغیرہ کی مٹھائی کھانا کیسا ہے؟"

اس کے جواب میں آپ علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا: "یہ مٹھائی پاک ہے اس لیے اس کا کھانا جائز لیکن خاص ان کے تیوہار کے موقع پر لینا ممنوع ہے، یہ ایک طرح سے ان کے تیوہار میں شرکت ہے، دوسرے دنوں میں لینے میں کوئی حرج نہیں۔" (فتاوی شارح بخاری، جلد2، صفحہ 598،599، برکات المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

کافر کے تھوک کا حکم

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2482

تاریخ اجراء: 05 شعبان المعظم 1445ھ / 16 فروری 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کبھی کبھی لوگوں کے منہ سے بات کرتے وقت تھوک کی چھینٹیں نکلتی ہیں اگر غیر مسلم کے تھوک کی چھینٹ آجائے تو کیا وہ ناپاک ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

غیر مسلم کے منہ کا تھوک شرعاً ناپاک نہیں ہے لیکن اس سے ایسے ہی بچنا چاہئے جیسے تھوک، رینٹھ، کھنکار کہ پاک ہیں مگر ان سے آدمی گھن کرتا ہے تو کافر کے تھوک کو اس سے بھی بدتر سمجھنا چاہیے۔

البحر الرائق میں ہے "(وسؤر الآدمي والفرس وما يؤكل لحمه طاهر) أما الآدمي؛ فلأن لعابه متولد من لحم طاهر، وإنما لا يؤكل لكرامته ولا فرق بين الجنب والطاهر والحائض والنفساء والصغير والكبير والمسلم والكافر والذكر والأنثى "یعنی آدمی، گھوڑے اور وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے، ان سب کا جھوٹا پاک ہے۔ بہر حال آدمی (کا جھوٹا پاک ہونے کی وجہ یہ ہے کہ) اس کا لعاب پاک گوشت سے بنتا ہے البتہ اس کے گوشت کو انسانی کرامت کی وجہ سے کھانا، جائز نہیں، اب خواہ وہ تھوک جنبی کا ہو یا پاک شخص کا ہو، حیض و نفاس والی عورت کا ہو چھوٹے بچے کا ہو یا بڑے آدمی کا ہو مسلمان کا ہو یا کافر کا ہو مرد کا ہو یا عورت کا ہو (بہر صورت انسانی تھوک پاک ہے)۔ (البحر الرائق، کتاب الطهارة، ج 01، ص 222، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُهٗ اَعۡلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

غیر مسلم مرد یا عورت کو صدقہ دینا کیسا؟

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2460

تاریخ اجراء: 04 شعبان المعظم 1445 ھ / 15 فروری 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا غیر مسلم مرد یا عورت کو صدقہ دے سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

ہمارے ہاں جو کفار ہیں وہ ذمی نہیں ہیں کہ اپنے رہنے کا جزیہ بادشاہ اسلام کو ادا نہیں کرتے بلکہ حربی ہیں، لہذا ان کو کسی قسم کا صدقہ و خیرات دینے کی اجازت نہیں۔

چنانچہ البحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے "جمیع الصدقات فرضا کانت او واجبۃ او تطوعا لا تجوز للحربی اتفاقا کمافی غایۃ البیان "ترجمہ: تمام صدقات چاہے فرض ہوں یا واجبہ ہوں یا نافلہ ہوں بالاتفاق حربی کافر کو دینا جائز نہیں ہے جیسا کہ غایۃ البیان میں ہے۔ (البحر الرائق شرح کنز الدقائق، جلد2، صفحہ261، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

درر الحکام شرح غرر الأحکام میں ہے "جمیع الصدقات فرضا و نفلا لا تجوز للحربی اتفاقا "ترجمہ: تمام صدقات فرض اور نفل بالاتفاق کافر حربی کو دینا جائز نہیں ہے۔ (درر الحکام شرح غرر الأحکام، جلد1، صفحہ191، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "کافروں کا صدقات وغیرہ میں کچھ حق نہیں، نہ اس کو دینے کی اجازت، غایہ سروجی و بحر الرائق و درمختار وغیرہا میں ہے: اما الحربی ولو مستأمنا فجمیع الصدقات لا یجوز لہ اتفاقا" (فتاوی رضویہ، ج20، ص589، رضا فاونڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: "حربی کو کسی قسم کا صدقہ دینا جائز نہیں نہ واجبہ نہ نفل، اگرچہ وہ دار الاسلام میں بادشاہِ اسلام سے امان لے کر آیا ہو۔ ہندوستان اگرچہ دار الاسلام ہے مگر یہاں کے کفّار ذمّی نہیں، انھیں صدقات نفل مثلاً ہدیہ وغیرہ دینا بھی ناجائز ہے۔" (بہار شریعت، ج1، حصہ5، ص931، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

غیر مسلم کو قرآن پڑھانے کا حکم

مجیب: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1296

تاریخ اجراء: 14رجب المرجب1445ھ/26جنوری2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی غیر مسلم ہم کو قرآن پڑھانے کا کہے، تو کیا ہم اس غیر مسلم کو قرآن مجید پڑھا سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پڑھا سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے وسیلے سے اسے ہدایت عطا فرمائے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ وہ طہارت حاصل کئے بغیر قرآنِ مجید کو نہ چھوئے بلکہ نہایت پاک صاف ہو کر ادب کے ساتھ قرآنِ پاک کو چھوئے۔

فتاویٰ ملک العلماء میں ہے: "اسے (یعنی کافر کو) قرآن مجید پڑھانا گناہ نہیں بلکہ امیدِ ثواب ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ اسے اس کے طفیل میں ہدایت عطا فرمائے۔۔۔ اگر کوئی کافر حربی یا ذمی مسلمان سے قرآن شریف یا فقہ سیکھنا چاہے تو سکھانے میں حرج نہیں شاید کہ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت کر دے لیکن بغیر غسل قرآن شریف کو ہاتھ نہ لگائے۔" (فتاویٰ ملک العلماء، صفحہ 310، مکتبہ نبویہ، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

غیر مسلم پر قرآنی سورت پڑھ کر دم کرنا

مجیب: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1027

تاریخ اجراء: 06 محرم الحرام 1445ھ / 25 جولائی 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا کسی غیر مسلم پر کوئی سورت پڑھ کر دم کر سکتے ہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

غیر مسلم پر قرآن پاک کی سورت پڑھ کر دم کرنا، جائز ہے۔

فتاویٰ شارح بخاری میں ہے: "کسی کافر کی شفا کیلئے قرآن مجید پڑھ کر اس پر پھونکنا، جائز ہے اور احادیث سے ثابت ہے، ایک صحابی نے بچھو یا سانپ کے ڈسے ہوئے کافر پر سورہ فاتحہ پڑھ کر دم فرمایا اور اجرت میں تیس 30 بکریاں لیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا تو اسے جائز رکھا۔" (فتاوی شارح بخاری، جلد 2، صفحہ 552، دائرۃ البرکات، گھوسی، ہند)

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مرتد کے ذبیحہ کا حکم

مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2000

تاریخ اجراء: 29 صفر المظفر 1445ھ / 16 ستمبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

مرتد کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

مرتد کا ذبیحہ حرام و مردار ہے، اس کا کھانا جائز نہیں، اگرچہ بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے۔ چنانچہ در مختار میں ہے: "لا تحل ذبيحة غير كتابي من وثني و مجوس و مرتد۔" ترجمہ: غیر کتابی یعنی مجوسی، ستارہ پرست، اور مرتد کا ذبیحہ حلال نہیں۔" (درمختار، جلد06، صفحہ298، دار المعرفۃ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے "مرتد کا ذبیحہ مردار ہے اگرچہ بِسۡمِ اللہ کر کے ذبح کرے۔" (بہار شریعت، ج02، حصہ09، ص459، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قادیانی سے علاج کروانا کیسا ہے؟

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1996

تاریخ اجراء: 28صفر المظفر 1445ھ /15 ستمبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میرا یہ سوال ہے کہ مرزائیوں سے علاج کروانا کیسا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

قادیانی مرتد ہیں اور مرتدوں سے تعلقات اور کسی طرح کے معاملات رکھنا جائز نہیں ہے، لہذا قادیانیوں سے علاج کروانا بھی جائز نہیں بلکہ ان کے علاوہ کسی اور سنی مسلمان سے علاج کروایا جائے۔ شفاڈاکٹر نہیں بلکہ اللہ تعالی دیتا ہے، تو کیااس کی نافرمانی کرکے قادیانی شفادے دے گا؟

فتاوی رضویہ میں کئی مقامات پر مرتد کے احکامات بیان کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ مثلا فتاوی رضویہ کی چودھویں جلد میں ہے: ”بلاشبہہ اس سے دور بھاگنا اور اسے اپنے سے دور کرنا، اس سے بغض، اس کی اہانت، اس کا رد فرض ہے اور توقیر حرام وہدم اسلام، اسے سلام کرنا اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس کے ساتھ کھانا پینا حرام، اس کے ساتھ شادی بیاہ حرام اور قربت زنائے خالص اور بیمار پڑے، تو اسے پوچھنے جانا حرام، مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت حرام، اسے مسلمانوں کا سا غسل وکفن دینا حرام، اس پر نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر، اس کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھانا، اس کے جنازے کی مشایعت حرام، اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر کھڑا ہونا حرام، اس کے لیے دعائے مغفرت یا ایصال ثواب حرام ،بلکہ کفر، والعیاذ باللہ رب العالمین۔“ (فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ593، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جانور کی آنتیں اوراوجھڑی غیر مسلم کو دینا

مجیب: ابوالفیضان عرفان احمد مدنی

فتوی نمبر: WAT-1775

تاریخ اجراء: 05ذوالحجۃالحرام1444ھ/24جون2023ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا جانور کی آنتیں اوراوجھڑی غیر مسلم کو دے سکتے ہیں یا زمین میں دفن کرنا ہوگی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

آنتیں یا اوجھڑی غیر مسلم کو دے سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔

امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: آنت کھانے کی چیز نہیں پھینک دینے کی چیز ہے، وہ اگر کافر لے جائے یا کافر کو دی تو کوئی حرج نہیں، (الخبیثت للخبیثین و الخبیثون للخبیثت) (ترجمہ: گندیاں گندوں کے لیے اور گندے گندیوں کے لیے۔) (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ457، مطبوعہ: رضافاؤنڈیشن)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

انڈیا دار الحرب ہے یا دار الاسلام؟

مجیب: ابو احمد محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1514

تاریخ اجراء: 28 شعبان المعظم 1444ھ / 21 مارچ 2023ء

دار الافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

انڈیا اس وقت دار الحرب ہے یا دار الاسلام؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

انڈیا اس وقت دار الاسلام ہی ہے۔ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں مجدد اعظم اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''ہندوستان دار الاسلام ہے دار الاسلام وہ ملک ہے کہ فی الحال اس میں اسلامی سلطنت ہو، یا اب نہیں تو پہلے تھی، اور غیر مسلم بادشاہ نے اس میں شعائر اسلام مثل جمعہ و عیدین واذان واقامت وجماعت باقی رکھے اور اگر شعائر کفر جاری کئے اور شعائر اسلام یک لخت اٹھادئے اور اس میں کوئی شخص امان اول پر باقی نہ رہا، اور وہ جگہ چاروں طرف سے دار الاسلام سے گھری ہوئی نہیں تو دار الحرب ہو جائے گا، جب تک یہ تینوں شرطیں جمع نہ ہوں کوئی دار الاسلام دار الحرب نہیں ہو سکتا۔'' (فتاوی رضویہ شریف، جلد 17، صفحہ 369، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نماز پڑھنے کے بعد مرتد ہو گیا پھر اسی وقت توبہ اور تجدید ایمان کر لیے تو نماز کا کیا حکم ہوگا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12911

تاریخ اجراء: 29 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ / 18 جولائی 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ بارے میں کہ معاذ اللہ اگر کوئی صریح کفر بک کر مرتد ہو جائے پھر وقت ہی میں دوبارہ اسلام قبول کر لے، تو کیا اس وقت کی نماز اسے دوبارہ سے پڑھنا ہو گی؟ جبکہ وہ مرتد ہونے سے قبل اُس وقت کی نماز پڑھ چکا ہو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! پوچھی گئی صورت میں تجدیدِ ایمان کے بعد اُس وقت کی نماز دوبارہ پڑھنا اس کے ذمہ لازم ہو گا۔

چنانچہ درِ مختار میں ہے: "(تجب) صبی بلغ، و **مرتد اسلم، وان صليا في اول الوقت**" یعنی بچہ جب بالغ ہو اور مرتد جب اسلام لائے تو ان دونوں پر اس وقت کی نماز پڑھنا واجب ہے، اگرچہ انہوں نے اول وقت میں وہ نماز پڑھ لی ہو۔

اس عبارت کے تحت فتاوی شامی میں ہے: "قوله: (ومرتد أسلم) أي إذا كان بين إسلامه وآخر الوقت مايسع التحريمة كمافي الحائض المذكورة، وحكم الكافر الاصلي حكم المرتد، وإنما خصه بالذكر ليصح قوله "وإن صليا أول الوقت" **وصورتها في المرتد أن يكون مسلما أول الوقت فيصلي الفرض ثم يرتد ثم يسلم في آخر الوقت ح**۔ قوله: (وإن صليا في أول الوقت) يعني أن صلاتهما في أوله لا تسقط عنهما الطلب والحالة هذه۔ أما في الصبي فلكونها نفلا، وأما في المرتد فلحبوطها بالارتداد ح۔" ترجمہ: "قوله: (ومرتد أسلم) یعنی جب مرتد کے اسلام قبول کرنے اور نماز کے آخری وقت میں اتنی گنجائش ہو کہ وہ تکبیرِ تحریمہ کہہ سکے تو اس وقت کی نماز اُس پر فرض ہو گی جیسا کہ حائضہ عورت کے بارے میں یہ

مسئلہ بیان ہوا، اور کافر اصلی کا حکم مرتد والا ہی ہے۔ البتہ شارح نے مرتد کو خاص طور پر اس لیے ذکر فرمایا ہے تاکہ شارح کا یہ قول "وإن صليا أول الوقت" درست ہو جائے اور مرتد کے بارے میں اس کی صورت یہ ہے کہ مرتد نماز کے اول وقت میں مسلمان تھا پس اس نے فرض نماز ادا کی پھر وہ معاذ اللہ مرتد ہو گیا اور نماز کے آخری وقت میں وہ دوبارہ مسلمان ہوا تو اب اس وقت کی نماز دوبارہ پڑھنا اس پر فرض ہے، "حلبی"۔ قوله: (وإن صليا في أول الوقت) یعنی ان دونوں کی اول وقت میں پڑھی گئی نماز سے اُن کے ذمہ سے فرض ساقط نہیں ہوا جبکہ حالت یہ تھی۔ بہر حال بچے کا فرض تو اس لیے ادا نہ ہوا کہ اس کی وہ نماز نفل تھی، اور مرتد کا اس لیے ادا نہ ہوا کہ ارتداد کے سبب اس کی وہ نماز باطل ہو گئی، "حلبی"۔" (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، ج 01، ص 357، مطبوعہ بیروت)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "الوجوب يتعلق عندنا بآخر الوقت بمقدار التحريمة حتى أن الكافر إذا أسلم والصبي إذا بلغ والمجنون إذا أفاق والحائض إذا طهرت إن بقي مقدار التحريمة يجب عليه الصلاة عندنا، كذا في المضمرات۔ "یعنی ہمارے نزدیک نماز کے آخری وقت میں تکبیرِ تحریمہ کی مقدار کے برابر وقت کے ساتھ وجوب متعلق ہے یہاں تک کہ کافر جب اسلام لائے، بچہ جب بالغ ہو، مجنون کو افاقہ ہو، حائضہ عورت پاک ہو تو اگر تحریمہ کی مقدار برابر نماز کا وقت باقی ہو تو ہمارے نزدیک ان پر نماز پڑھنا واجب ہو گا، جیسا کہ مضمرات میں مذکور ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصلاۃ، ج 01، ص 51، دار الفکر، بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے: "اگر معاذ اللہ کوئی **مرتد ہو گیا پھر آخر وقت میں اسلام لایا اس پر اس وقت کی نماز فرض ہے، اگرچہ اوّل وقت میں قبل ارتداد نماز پڑھ چکا ہو۔**" (بہار شریعت، ج 01، ص 444، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

غیر مسلم کے جنازے میں جانا کیسا؟

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2192

تاریخ اجراء: 30 ربیع الثانی 1445ھ / 15 نومبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کسی غیر مسلم کے جنازے میں جانا کیسا ہے؟ رہنمائی فرما دیجیے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

غیر مسلم کے جنازے میں شرکت کرنا، حرام ہے، ایسا کرنے والے پر اعلانیہ توبہ لازم ہے اور اگر غیر مسلم کے لیے بخشش و مغفرت کی دعا کی، تو کفر ہے اور ایسا کرنے والے پر توبہ و تجدیدِ ایمان اور شادی شدہ ہونے کی صورت میں تجدیدِ نکاح بھی فرض ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: "اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز جنازہ نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ بیشک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور نافرمانی کی حالت میں مر گئے۔" (پارہ 10، سورۃ التوبۃ، آیت 84)

اس آیت کی تفسیر میں جامع المعقول والمنقول شیخ احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ غیر مسلم کے جنازے میں شرکت ناجائز ہونے کے متعلق فرماتے ہیں: "ھذہ الآیۃ صریحۃ فی انہ لا یجوز الصلاۃ علی الکافر بحال ۔۔۔ ولا تقف علی قبرہ للدفن او الزیارۃ، ملخصا" ترجمہ: یہ آیت اِس حکم میں صریح (واضح) ہے کہ کافر پر کسی بھی حالت میں نمازِ جنازہ ادا کرنا، جائز نہیں اور اس کی قبر پر دفن یا زیارت کے لیے نہ کھڑا ہو۔ (التفسیرات الاحمدیہ، ص 471-472، پشاور)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: "اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافر کے جنازے کی نماز کسی حال میں جائز نہیں اور کافر کی قبر پر دفن و زیارت کے لئے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے اور یہ جو فرمایا (اور فسق ہی میں مر گئے) یہاں فِسق سے کُفر

مراد ہے۔ قرآنِ کریم میں اور جگہ بھی فِسق بمعنی کُفروارِد ہوا ہے جیسے کہ آیت ﴿اَفَمَنْ کَانَ مُؤْمِناً کَمَنْ کَانَ فَاسِقاً﴾ میں۔"(تفسیر خزائن العرفان، پارہ 10، سورۃ التوبۃ، آیت 84)

تفسیر نعیمی میں ہے:"مُردہ کافر و منافق کو مرحوم کہنا یا رحمۃ اللہ یا رضی اللہ عنہ کے القاب دینا یا ان کے لیے ختم قرآن مجید کرنا، ان کی فاتحہ، قُل وغیرہ کرنا حرام ہے۔۔۔ کافر و منافق کی نمازِ جنازہ پڑھنا حرام ہے۔ ملخصا"(تفسیر نعیمی، ج 10، ص 475، مکتبہ اسلامیہ، لاہور)

کافر کے لیے مغفرت کی دعا کرنا کفر ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:﴿مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِیْنَ وَلَوْ كَانُوْۤا اُولِیْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ﴾ ترجمہ کنز العرفان: نبی اور ایمان والوں کے لائق نہیں کہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگیں، اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں، جبکہ ان کے لئے واضح ہوچکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں۔(پارہ 11، سورۃ التوبۃ، آیت 113)

ردالمحتار میں ہے:"ان الدعاء بالمغفرۃ للکافر کفر"ترجمہ: کافر کے لیے بخشش کی دعا کرنا کفر ہے۔(ردالمحتار علی الدرالمختار، ج 2، ص 288، مطلب فی الدعاء المحرّم، کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"کافر کے لیے دعائے مغفرت وفاتحہ خوانی کفرِ خالص وتکذیبِ قرآنِ عظیم ہے۔"(فتاوی رضویہ، جلد 21، صفحہ 228، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"جو کسی کافر کے لیے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی (جنّتی) کہے، وہ خود کافر ہے۔"(بہار شریعت، حصہ 1، ج 1، ص 185، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قادیانیوں کی مصنوعات (Products) خریدنے کا حکم

ریفرنس نمبر: Sar7477 تاریخ: 15-09-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ مسلمانوں کا قادیانیوں کے ساتھ خرید وفروخت کرنا اور ان کی مصنوعات (Products) خریدنا اور استعمال کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مسلمانوں کا براہِ راست (Direct) قادیانیوں سے لین دین اور اِن سے ان کی یا کسی اور کمپنی کی مصنوعات (Products) خریدنا، ممنوع وناجائز ہے، کیونکہ قادیانی اپنے عقائدِ باطلہ، مثلاً ختمِ نبوت کا انکار، انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین وغیرہ کے سبب مرتد ہیں یعنی دعوی اسلام کرنے کے باوجود بہت سی ضروریاتِ دین کے انکار کے سبب دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور مرتد، کفار کی سب سے بدترین قسم ہے، یہاں تک کہ ان کے احکام، کافرِ اصلی (ہندو، مشرک وغیرہ) سے بھی سخت ہیں اور مرتدین کے بارے میں شریعت کا حکم یہ ہے کہ ان کے ساتھ میل جول رکھنا، اُٹھنا، بیٹھنا، کھانا، پینا، لین دین وغیرہا سب حرام اور سخت گناہ کے کام ہیں۔ یونہی دنیوی مُعاملات، مثلاً خرید وفروخت وغیرہ بھی مرتد کے ساتھ جائز نہیں، لہٰذا قادیانیوں کے ساتھ خرید وفروخت نہیں کرسکتے، البتہ دُکان دار قادیانی نہیں، تو پہلے والا حکم تو نہیں لیکن قادیانیوں کی مصنوعات (Products) کا مکمل بائیکاٹ ہی کرنا چاہیے۔

قادیانیوں کے ساتھ خرید و فروخت کی ممانعت کے **متعلق** سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں:" قادیانی مرتد ہیں، اُن کے ہاتھ نہ کچھ بیچا جائے نہ اُن سے خریدا جائے، اُن سے بات ہی کرنے کی اجازت نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ598، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی محمد وقار الدین رضوی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1413ھ / 1992ء) لکھتے ہیں:" قادیانیوں کے دونوں گروپ لاہوری اور احمدی کافرو مرتد ہیں اور مرتد کے احکام اہلِ کتاب اور مشرکین سے جدا ہیں، شریعت کے مطابق مسلمان، مرتد سے معاملات بھی نہیں کر سکتا، اس سے مِلنا جُلنا کھانا پینا سب ناجائز ہے،...... **لہٰذا ان سے تجارت رکھنا، اٹھنا، بیٹھنا کھانا پینا سب حرام ہے۔**"

(وقار الفتاوی، جلد1، صفحہ274، بزم وقار الدین، مطبوعہ کراچی)

دنیوی معاملات صرف مرتدین سے ممنوع ہیں، جیسا کہ امامِ اہلسنت رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: دنیوی معاملت جس سے دین پر ضَرَر نہ ہو سوا مرتدین...... کے کسی سے ممنوع نہیں۔

(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ331، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

قادیانیوں کے مرتد ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے آخری نبی ہونے کے منکِر ہیں، حالانکہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا آخری نبی ہونا قرآن کریم کی صریح آیت سے ثابت ہے، چنانچہ قرآن مجید میں ہے:﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا﴾ ترجمہ کنزُالعِرفان: **محمد** تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔

(القرآن الکریم، پارہ22، سورۃ الاحزاب، آیت40)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے تحت ختمِ نبوت کے منکِر کا حکم بیان کرتے ہوئے عظیم مفسِّر مفتی سیّد محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ / 1947ء) لکھتے ہیں:"حضور کا آخِرُالانبیاء ہونا قطعی ہے،

نصِ قرآنی بھی اس میں وارِد ہے اور صِحاح کی بکثرت احادیث تو حدِ تواتر تک پہنچتی ہیں۔ ان سب سے ثابت ہے کہ حضور سب سے پچھلے (آخری) نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں۔ جو حضور کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے، وہ ختمِ نبوت کا منکر اور کافر، خارج از اسلام ہے۔"

(خزائن العرفان، صفحہ 783، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

قادیانیوں کے مرتد ہونے کے متعلق اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات:1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں:"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّد رَسُولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا جو قائل ہو، وہ تو مطلقاً کافر مرتد ہے، اگرچہ کسی ولی یا صحابی کے لیے مانے، لیکن قادیانی تو ایسا مرتد ہے جس کی نسبت تمام علمائے کرام حَرَمَیْن شریفین نے بِالِاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ "مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ فَقَدْ کَفَرَ" یعنی جو اس کے کفر میں شک کرے، تو وہ بھی کافر ہو جائے گا۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 21، صفحہ 279، 280، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

کفّار سے دُور رَہنے کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ لَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ﴾

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی۔

(القرآن الکریم، پارہ 12، سورہ ھود، آیت 113)

مذکورہ بالا آیت کے تحت مفتی سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات: 1367ھ / 1947ء) لکھتے ہیں:"اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم وراہ، مَوَدّت و محبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔"

(خزائن العرفان، صفحہ 437، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

عام بَدمذہب، مرتدین کے مقابلے میں ہلکا حکم رکھتے ہیں اور عام بدمذہبوں سے بچنے کی نہایت تاکید ہے تو مرتد کا معاملہ تو اور شدید ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدمذہبوں کی صحبت سے دُور رَہنے کا

حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "فإیاکم وإیاھم، لا یضلونکم، ولا یفتنونکم" ترجمہ: تم ان سے دُور رَہو اور وہ تم سے دُور رَہیں کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔

(صحیح مسلم، باب النھی عن الروایۃ عن الضعفاء، جلد1، صفحہ33، مطبوعہ لاھور)

ایک موقع پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "فلا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تؤاکلوھم ولا تناکحوھم" ترجمہ: نہ تم اُن کے پاس بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ، پیو، نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرو۔

(کنز العُمّال، جلد6، کتاب الفضائل، باب ذکر الصحابۃ، صفحہ246، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

07صفر المظفر 1442ھ/15ستمبر 2021ء

قادیانی کے ساتھ مل کر کاروبار کرنا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Lar-7700 تاریخ:11-07-2018

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کسی مسلمان شخص کا کسی قادیانی شخص سے مل کر کاروبار کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مسلمان کا کسی قادیانی شخص سے مل کر کاروبار کرنا، ناجائز وحرام ہے کہ قادیانی کافر ومرتد ہیں اور مرتد سے کسی طرح کا معاملہ کرنا، جائز نہیں۔

صحیح مسلم میں ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " إياكم وإياهم، لا يضلونكم، ولا يفتنونكم "یعنی: ان سے دور بھاگو، انہیں دور رکھو، تاکہ وہ تمہیں نہ گمراہ کریں، نہ فتنہ میں ڈال سکیں۔

(صحیح المسلم، باب فی الضعفاء، جلد1، صفحہ12، دار إحياء التراث العربي، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین وملت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: " قادیانی مرتد ہیں، ان کے ہاتھ نہ کچھ بیچا جائے، نہ ان سے خریدا جائے، ان سے بات ہی کرنے کی اجازت نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "ایاکم وایاھم" ان سے دور بھاگو انہیں اپنے سے دور رکھو۔ " (فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ598، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں: ”کافر اصلی غیر مرتد کی وہ نوکری جس میں کوئی امر ناجائز شرعی کرنا نہ پڑے جائز ہے اور کسی دنیوی معاملہ کی بات چیت اس سے کرنا اور اس کے لئے کچھ دیر اس کے پاس بیٹھنا بھی منع نہیں اتنی بات پر کافر بلکہ فاسق بھی نہیں کہا جاسکتا، ہاں مرتد کے ساتھ یہ سب باتیں مطلقاً منع ہیں۔“

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ591، رضافاؤنڈیشن، لاهور)

اسی فتاوی رضویہ میں ہے: ”مرتد کے ساتھ کوئی معاملہ مسلمان بلکہ کافر ذمی کے مانند بھی برتنا جائز نہیں، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے وغیرہ تمام معاملات میں اسے بعینہ مثل سوئر کے سمجھیں: قال اللہ تعالیٰ ﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ﴾ ترجمہ: جو کوئی تم میں سے ان سے دوستی رکھے گا، تو وہ یقیناً انہی میں سے ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ320، رضافاؤنڈیشن، لاهور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مفتی ابو الحسن محمد هاشم خان عطاری

25شوال المکرم1439ھ/11جولائی2018ء

قادیانیوں کے ساتھ تعلقات رکھنے کا حکم

ریفرنس نمبر:Gul 1379

تاریخ:22-04-2018

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کا مرزائیوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے اور مرزائیوں کی غمی وخوشی میں شریک ہوتا ہے، تو قرآن وحدیث کی روشنی میں ہماری رہنمائی کی جائے کہ کیا مرزائیوں کے ساتھ اس طرح کے تعلقات رکھے جاسکتے ہیں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قادیانی مرتد ہیں اور مرتدوں سے تعلقات رکھنا جائز نہیں ہے، لہذا اس شخص پر لازم ہے کہ اپنے اس فعل سے توبہ کرے اور آئندہ کے لیے قادیانیوں سے تعلقات ختم کردے۔

فتاوی رضویہ میں کئی مقامات پر مرتد کے احکامات بیان کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ مثلا فتاوی رضویہ کی چودھویں جلد میں ہے:

"بلاشبہہ اس سے دور بھاگنا اور اسے اپنے سے دور کرنا، اس سے بغض، اس کی اہانت، اس کا رد فرض ہے اور توقیر حرام وہدم اسلام، اسے سلام کرنا اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس کے ساتھ کھانا پینا حرام، اس کے ساتھ شادی بیاہ حرام اور قربت زنائے خالص اور بیمار پڑے، تو اسے پوچھنے جانا حرام، مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت حرام، اسے مسلمانوں کا سا غسل وکفن دینا حرام، اس پر نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر، اس کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھانا، اس کے جنازے کی مشایعت حرام، اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر کھڑا ہونا حرام، اس کے لیے دعائے مغفرت یا ایصال ثواب حرام، بلکہ کفر، والعیاذ باللہ رب العالمین۔" (فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ593، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مرتدین کے متعلق فتاوی مصطفویہ میں ہے: "اس سے سلام کلام، ربط ضبط، اس کے ساتھ کھانا پینا، راہ رسم رکھنا سب حرام ہے۔" (فتاوی مصطفویہ، صفحہ 209، شبیر برادر ز، لاھور)

ایک مسلمان کا اپنے قادیانی بھائی سے تعلقات رکھنے، خوشی غمی کے موقع پر شرکت کرنے کا حکم بیان کرتے ہوئے فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "قادیانی کے بھائی کا اعتقاد اگر مذہب اہل سنت وجماعت کے مطابق ہے، تو وہ بہر حال سنی ہے، لیکن اپنے قادیانی بھائی سے میل جول اور آمد ورفت رکھتا ہے، تو سخت گنہگار ہے۔"

(فتاوی فیض الرسول، جلد2، صفحہ590، شبیر برادرز، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

كتبـــــــــــــــــه

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

05شعبان المعظم 1439ھ/22اپریل 2018ء

ریفرنس نمبر: Lar-3824 تاریخ: 13-06-2013

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ قادیانی مذہب کیا ہے؟ اس کا مختصر تعارف اور حکم بیان کر دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو قادیانی کہا جاتا ہے اور مرزا قادیانی کھلا کافر و مرتد تھا، اس نے اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اور انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں نہایت بے باکی کے ساتھ گستاخیاں کیں، خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ و کلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیّبہ طاہرہ صدیقہ مریم کی شانِ جلیل میں تو وہ بیہودہ کلمات استعمال کیے، جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل ہل جاتے ہیں، اس کو اپنا امام یا نبی ماننا تو بڑی دور کی بات ہے، جو شخص اس کے کفریات پر مطلع ہو کر اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ قادیانی کے کفریات تو بہت زیادہ ہیں، یہاں چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے:

مرزا قادیانی نے نبی ہونے کا دعوی کیا اور جو بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوی کرے ، وہ کافر ہے کہ یہ قرآن مجید کی آیت کریمہ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ﴾ ترجمہ کنزُالعِرفان: محمد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں

تشریف لانے والے ہیں۔" **(القرآن الکریم، پارہ 22، سورۃ الاحزاب، آیت 40)**

سنن ترمذی، سنن ابو داؤد، مسند احمد، شرح مشکل الاثار، صحیح ابن حبان اور المعجم الاوسط وغیرہ کثیر کتب حدیث میں یہ حدیث پاک مروی ہے کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، والنظم للترمذی: "أنا خاتم النبیین لا نبی بعدی" ترجمہ: میں خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(سنن ترمذی، ابواب الفتن، جلد 4، صفحہ 499، مطبوعہ مصر)

حضرت علامہ مولانا محمد بن یوسف صالحی شامی (متوفی 942ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور کتاب "سبل الھدی والرشاد" میں اور مشہور محدث علامہ علی بن محمد المعروف ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شفاء شریف کی شرح میں خاتم کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں، والنظم للثانی: "(و جعلنی فاتحا و خاتما) أی و جعلنی خاتم النبیین والأظھر أن یقال معناھما أولا و آخرا لما روی أنه علیه الصلاة والسلام قال کنت أول الأنبیاء فی الخلق و آخرھم فی البعث" ترجمہ: سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور مجھے اللہ نے فاتح یعنی ابتداء کرنے والا بنایا اور خاتم بنایا یعنی نبیوں کو ختم کرنے والا۔ اور اظہر یہ ہے کہ ان دونوں کے معنی یوں بیان کیے جائیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اول و آخری بنایا، کیونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں پیدا ہونے میں تمام انبیاء میں پہلا ہوں اور مبعوث ہونے کے اعتبار سے سب سے آخری ہوں۔ **(شرح الشفاء لملاعلی، جلد 1، صفحہ 398، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)**

دیکھیے کتنے واضح انداز سے ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خاتم کا معنی بیان کیا کہ اس کا معنی آخری نبی ہی ہے اور حدیث میں بھی یہی بیان کیا گیا ہے۔

خاتم النبیین کا مطلب آخری نبی ہے، اس پر پوری امت کا اجماع ہے اور علماء فرماتے ہیں کہ جس نے اس آیت کا مطلب آخری نبی کے علاوہ تاویل وغیرہ کے ذریعے کچھ اور بیان کیا وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر کہلائے گا، چنانچہ امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی کتاب "الاقتصاد" میں، عارف باللہ علامہ عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی "شرح الفرائد" میں اور علامہ ابو الفضل قاضی عیاض بن موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور کتاب

"الشفاء بتعریف حقوق المصطفی" میں فرماتے ہیں، والنظم للاول: "ان الامة فهمت من هذا اللفظ انه افهم عدم نبی بعده ابدا وعدم رسول بعده ابدا وانه لیس فیه تاویل ولا تخصیص ومن اوله بتخصیص فکلامه من انواع الهذیان لا یمنع الحکم بتکفیره لانه مکذب لهذا النص الذی اجمعت الامة علی انه غیر مؤول ولا مخصوص" ملتقطاً یعنی تمام امت محمدیہ علی صاحبها الصلوٰۃ والتحیۃ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا کہ وہ بتاتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا، حضور کے بعد کبھی کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا کہ اس لفظ میں نہ کوئی تاویل ہے (کہ آخر النبیین کے سوا خاتم النبیین کے کچھ اور معنی گھڑیئے) نہ اس عموم میں کچھ تخصیص ہے (کہ حضور کے ختم نبوت کو کسی زمانے یا زمین کے کسی طبقے سے خاص کیجئے) اور جو اس میں تاویل و تخصیص کو راہ دے اس کی بات جنون یا نشے یا سرسام میں بہکنے، بے ہودہ بکنے کے قبیل سے ہے، اسے کافر کہنے سے کوئی چیز مانع نہیں کہ وہ اس آیت قرآن کی تکذیب کر رہا ہے جس میں اصلاً تاویل و تخصیص نہ ہونے پر امتِ مرحومہ کا اجماع ہو چکا ہے۔

(الاقتصاد فی الاعتقاد، جلد1، صفحہ137، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بہار شریعت میں مرزا قادیانی کے بارے میں فرمایا: "خود مدّعی نبوت بننا کافر ہونے اور ابد الآباد جہنم میں رہنے کے لیے کافی تھا کہ قرآنِ مجید کا انکار اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ ماننا ہے، مگر اُس نے اتنی ہی بات پر اکتفا نہ کیا، بلکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب و توہین کا وبال بھی اپنے سَر لیا اور یہ صدہا کفر کا مجموعہ ہے کہ ہر نبی کی تکذیب مستقلاً کفر ہے، اگرچہ باقی انبیا و دیگر ضروریات کا قائل بنتا ہو، بلکہ کسی ایک نبی کی تکذیب سب کی تکذیب ہے۔" **(بہار شریعت، جلد1، حصہ1، صفحہ190، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ قادیانی کے باطل نظریات و عقائد کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اس کے اقوال سنئے:

"اِزالہ اَوہام" صفحہ 533: "خدا تعالیٰ نے "براہین احمدیہ" میں اس عاجز کا نام امّتی بھی رکھا اور نبی بھی۔" رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں جو آیتیں تھیں، انہیں اپنے اوپر جما لیا۔ "انجام" صفحہ

78 میں کہتا ہے: "﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے روانہ کیا۔"

نیز یہ آیہ کریمہ ﴿وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ﴾ سے اپنی ذات مراد لیتا ہے۔ "دافع البلاء" صفحہ 6 میں ہے: "مجھ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "أَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ أَوْلَادِیْ أَنْتَ مِنِّیْ وَأَنَا مِنْكَ" یعنی اے غلام احمد! تو میری اولاد کی جگہ ہے، تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔"

"اِزالہ اَوہام" صفحہ 688 میں ہے: "حضرت رسُولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اِلہام ووحی غلط نکلی تھیں۔"

صفحہ 8 میں ہے: "حضرت مُوسیٰ کی پیش گوئیاں بھی اُس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں، جس صورت پر حضرت مُوسیٰ نے اپنے دل میں اُمید باندھی تھی، غایت مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔

صفحہ 629 میں ہے: "ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اُس کی فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے، اور بادشاہ کو شکست ہوئی، بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا۔"

اُسی کے صفحہ 26 اور 28 میں لکھتا ہے: "قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآنِ عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔"

اب خاص حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی شان میں جو گستاخیاں کیں، اُن میں سے چند یہ ہیں۔

"معیار" صفحہ 13: (اے عیسائی مِشنریو! اب ربّنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے، جو اُس مسیح سے بڑھ کر ہے۔"

صفحہ 13 اور 14 میں ہے: "خدا نے اِس امت میں سے مسیح موعود بھیجا، جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا، تا یہ اِشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے، جو احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے، جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے۔"

"کشتی" صفحہ 56 میں ہے: "مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کہ اگر مسیح ابنِ مریم میرے زمانہ میں ہوتا، تو وہ کلام جو میں کر سکتا ہوں، وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں، وہ ہرگز

دِکھلانہ سکتا۔"

غرض اِس دجّال قادیانی کے مُزخرفات کہاں تک گنائے جائیں، اِس کے لیے دفتر چاہیے، مسلمان اِن چند خرافات سے اُس کے حالات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اُس نبی اُولوالعزم کے فضائل جو قرآن میں مذکور ہیں، اُن پر یہ کیسے گندے حملے کر رہا ہے۔ تعجب ہے اُن سادہ لوحوں پر کہ ایسے دجّال کے متبع ہو رہے ہیں، یا کم از کم مسلمان جانتے ہیں اور سب سے زیادہ تعجب اُن پڑھے لکھے کٹ بگڑوں سے کہ جان بوجھ کر اس کے ساتھ جہنم کے گڑھوں میں گر رہے ہیں۔ کیا ایسے شخص کے کافر، مرتد، بے دین ہونے میں کسی مسلمان کو شک ہو سکتا ہے۔ حاشَ للہ!

"مَنْ شَكَّ فِیْ عَذَابِه وَكُفْرِهٖ فَقَدْ كَفَرَ" جو اِن خباثتوں پر مطلع ہو کر اُس کے عذاب و کفر میں شک کرے، خود کافر ہے۔" (ملتقطاً) **(بہار شریعت، جلد1، حصہ1، صفحہ190،204، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

اس کے بارے میں مزید معلومات کے لیے بہار شریعت کے اسی مقام کا مطالعہ کیا جائے، اسی طرح فتاوی رضویہ، جلد 15 میں قادیانیوں کے رد میں چار رسالے ہیں، ان کا مطالعہ بھی بہت مفید ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

03شعبان المعظم1434ھ/13جون2013ء

ریفرنس نمبر: Sar-7473 تاریخ: 13-09-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ مسلمانوں کا قادیانیوں سے مفت اَدْوِیات لینے جانا اور ان کے پاس اُٹھنا، بیٹھنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قادیانی اپنے عقائدِ باطلہ، مثلاً ختمِ نبوت کا انکار، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی توہین وغیرہ کے سبب مرتد ہیں یعنی دعویٰ اسلام کرنے کے باوجود بہت سی ضروریاتِ دین کے انکار کے سبب دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور مرتد، کفار کی سب سے بدترین قسم ہے، یہاں تک کہ ان کے احکام، کافرِ اصلی (ہندو، مشرک وغیرہ) سے بھی سخت ہیں اور مرتدین کے بارے میں شریعت کا حکم یہ ہے کہ ان کے ساتھ میل جول رکھنا؛ اُٹھنا، بیٹھنا؛ کھانا، پینا؛ ان سے مدد لینا اور ان کی مدد کرنا؛ ان کو مسلمانوں کی طرح غسل و کفن دینا؛ ان کے جنازے کے ساتھ جانا وغیرہ سب حرام اور سخت گناہ کے کام ہیں، لہٰذا مسلمانوں کا قادیانیوں سے مفت اَدْوِیات لینا اور ان کے ساتھ میل جول رکھنا، اٹھنا، بیٹھنا سخت ناجائز و گناہ ہے۔

اور ان سے مفت ادویات لینا سخت منع ہے کہ قادیانیوں کی تبلیغ کا ایک بہت بڑا طریقہ اسی طرح کی مفت اشیاء یا خدمات دیناہی ہے اور قادیانیوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے، جو پہلے مسلمان تھی اور اس طرح کی مفت اشیاء اور فوائد کی وجہ سے ان کے قریب جاکر قادیانی ہوگئی۔ مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت کے اعتبار سے ان سے

مفت اشیاء لینا، ان سے خریدنے سے بھی زیادہ خطرناک ہے اور خود خریدنا بھی ممنوع وناجائز ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے **متعلق** اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا﴾ ترجمہ کنزُ العِرفان: "محمد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔"

(القرآن الکریم، پارہ 22، سورۃ الاحزاب، آیت 40)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے تحت **ختمِ نبوت کے منکر کا حکم بیان کرتے ہوئے** عظیم مفسِّر صدر الافاضل مفتی سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات: 1367ھ / 1947ء) لکھتے ہیں: "حضور کا آخرُ الانبیاء ہونا قطعی ہے، نصِ قرآنی بھی اس میں وارِد ہے اور صِحاح کی بکثرت احادیث تو حدِّ تواتر تک پہنچتی ہیں۔ ان سب سے ثابت ہے کہ حضور سب سے پچھلے (آخری) نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے، وہ ختمِ نبوت کا منکر اور کافر، خارج از اسلام ہے۔"

(خزائن العرفان فی تفسیر القرآن، صفحہ 783، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

قادیانیوں کے مرتد ہونے کے **متعلق** اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات: 1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: " لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا جو قائل ہو، وہ تو مطلقاً کافر مرتد ہے، اگرچہ کسی ولی یا صحابی کے لیے مانے، لیکن قادیانی تو ایسا مرتد ہے جس کی نسبت تمام علمائے کرام حَرَمَین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ "مَنْ شَكَّ فِیْ كُفْرِهٖ فَقَدْ كَفَرَ" یعنی جو اس کے کفر میں شک کرے، تو وہ بھی کافر ہو جائے گا۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 21، صفحہ 279، 280، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

کفّار سے دُور رہنے کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ لَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ﴾ ترجمہ کنزُ العِرفان: "اور ظالموں کی طرف نہ جھکو، ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی۔"

(القرآن الکریم، پارہ 12، سورہ ھود، آیت 113)

مذکورہ بالا آیت کے تحت صدر الافاضل مفتی سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافِروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم وراہ، مَوَدّت و محبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔"

(خزائن العرفان، صفحہ 437، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

کفّار سے میل جول اور ان کی صحبت میں بیٹھنے کی ممانعت کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ﴾ ترجمہ کنزُالعِرفان: "اور اگر شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔" **(القرآن الکریم، پارہ 7، سورۃ الانعام، آیت 68)**

مذکورہ بالا آیت کے تحت علامہ مُلّا احمد جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات:1130ھ/1718ء) لکھتے ہیں: "وان القوم الظالمین یعم المبتدع والفاسق والکافر، والقعود مع کلھم ممتنع" ترجمہ: آیت میں موجود لفظ ﴿الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ﴾ بدعتی، فاسق اور کافر سب کو شامل ہے اور ان تمام کے ساتھ بیٹھنا منع ہے۔

(تفسراتِ احمدیہ، سورہ انعام، تحت الایۃ 68، صفحہ 388، مطبوعہ کوئٹہ)

عام بدمذہب، مرتدین کے مقابلے میں ہلکا حکم رکھتے ہیں اور عام بدمذہبوں سے بچنے کی نہایت تاکید ہے، تو مرتد کا معاملہ تو اور شدید ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدمذہبوں کی صحبت سے دور رہنے کا حکم ارشاد فرمایا، چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: "فإیاکم وإیاھم، لا یضلونکم، ولا یفتنونکم" ترجمہ: تم ان سے دور رہو اور وہ تم سے دور رہیں، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔

(صحیح المسلم، باب النھی عن الروایۃ عن الضعفاء، جلد 1، صفحہ 33، مطبوعہ لاھور)

ایک موقع پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "فلا تجالسوھم ولاتشاربوھم ولاتؤاکلوھم ولاتناکحوھم" ترجمہ: نہ تم اُن کے پاس بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ، پیو، نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرو۔

(کنزالعُمّال، جلد 6، کتاب الفضائل، باب ذکر الصحابۃ، صفحہ 246، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

اسی طرح سنن ابن ماجہ میں ہے: "عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن مرضوا فلا تعودوھم، وإن ماتوا فلا تشھدوھم، وإن لقیتموھم فلا تسلموا علیھم "ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ بیمار ہو جائیں، تو ان کی عیادت نہ کرو، اور اگر وہ مر جائیں، تو ان کے جنازوں میں نہ جاؤ اور اگر تم ان سے ملو، تو انہیں سلام نہ کرو۔ **(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی القدر، صفحہ 105، مطبوعہ لاہور)**

مرتدین کے تفصیلی احکام بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات: 1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: "مرتد سے مسلمانوں کو سلام، کلام حرام، میل جول حرام، نشست وبرخاست حرام، بیمار پڑے، تو اس کی عیادت کو جانا حرام۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 14، صفحہ 298، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی مصطفویہ میں ہے: "اس (قادیانی) سے سلام، کلام، ربط، ضبط اس کے ساتھ کھانا، پینا، راہ رسم رکھنا سب حرام ہے، قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾۔"

(فتاوی مصطفویہ، کتاب الصلاۃ، صفحہ 209، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور)

کفار کے ساتھ ہمدردی، موالات یعنی ان سے مدد لینے یا کرنے کی ممانعت کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ﴾ ترجمہ کنز العرفان: "اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ (صرف) آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔"

(القرآن الکریم، پارہ 6، سورۃ المائدۃ، آیت 51)

مذکورہ بالا آیت کے تحت امام ابو البرکات عبد اللہ بن احمد نَسَفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات: 710ھ / 1310ء) لکھتے ہیں: " أي لا تتخذوھم أولياء تنصرونھم وتستنصرونھم وتؤاخونھم وتعاشرونھم معاشرۃ المؤمنين ثم علل النھي بقوله ﴿بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ﴾ وكلھم أعداء المؤمنين وفيه دليل على أن الكفر كله ملة واحدة" ترجمہ: یعنی کفار کو دوست اور مددگار نہ بناؤ کہ تم ان کی مدد کرو یا اُن سے مدد لو اور ان سے

بھائی چارہ اختیار کرو اور ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا برتاؤ کرو (کیونکہ یہ سب منع ہے)، پھر اس کی علت بیان فرمائی کہ (وہ (صرف) آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں) اور تمام کفار مسلمانوں کے دشمن ہیں اور اس میں دلیل ہے کہ کفر ایک ملت ہے۔ (تفسیر نسفی، جلد1، صفحہ453، مطبوعہ لاہور)

صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ، مسند احمد بن حنبل اور دیگر کتبِ احادیث میں ہے، واللفظ للاوّل: "عن عائشة قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لن أستعين بمشرك"

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ہرگز مشرک سے مدد نہیں لوں گا۔

(صحیح المسلم، کتاب الجهاد والسیر، باب کراھة الاستعانة فی الغزو بکافر، جلد2، صفحہ127، مطبوعہ لاہور)

امامِ اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "موالات مطلقاً ہر کافر ہر مشرک سے حرام ہے ...اور معاملتِ مجردہ سوائے مرتدین ہر کافر سے جائز ہے، جبکہ اس میں نہ کوئی اعانتِ کفر یا معصیت ہو، نہ اِضرارِ اسلام و شریعت (ہو)۔"

(فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ432، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

05صفر المظفر 1443ھ/13ستمبر 2021ء